رسائل و مسائل

نوٹ: اس مرتبہ کے رسائل و مسائل میں متعدد اہم سوالوں کے جواب دیئے جانے تھے اور ان کی کتابت بھی ہو چکی تھی، لیکن ترتیب صفحات کے وقت ان کے لئے جگہ نہ نکالی جا سکی۔ سائل حضرات اشاعت آئندہ کا انتظار فرمائیں:-

آئندہ انتخابات اور ملازمین حکومت

سوال:- جماعت اسلامی کے اصول میری نگاہ میں غلط نہیں، مگر میں اس کے ایک ہمدرد مخالف کی حیثیت سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ لوگوں کی پالیسی میں کوئی ایسی گڑبڑ ہے کہ آپ کے ہاں کی پالیٹکس میں کافی پیچیدگیاں نظر آتی ہیں، جو ہم لوگوں کے لئے اکثر تو قابلِ فہم ہی نہیں ہوتیں۔ خصوصیت سے حکومت کے ملازمین میں سے جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں ان کے بارے میں آپ کے مطالبات کچھ پیچیدہ قسم کے ہیں۔ باقی امور کو تو اس وقت درکنار رکھئے، میں صرف انتخابات کے بارے میں آپ کے ملازمینِ حکومت کا رویہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ دین و سیاست کی تفریق کے قائل نہیں، اور اس وجہ سے ملازم اور غیر ملازم ہر ایک سے آپ کا اصول جماعت کی ساری سرگرمیوں میں تعاون چاہتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انتخابات میں اگر جماعت حصہ لے رہی ہے تو وہ دین و سیاست کی وحدت کے اصول کے تحت ہی ہر شخص سے چاہے گی کہ وہ "انقلاب قیادت" کی جدوجہد میں پورا پورا حصہ لے۔ مگر ملازم ایسا نہیں کر سکتا۔ آخر آپ نے اس مسئلے پر کیا سوچا ہے۔ اگر آپ ملازمین سے انتخابات میں کنویسنگ کا کام لینے کے حق میں ہیں تو پھر حسب ذیل سوالات کا جواب کیا ہے؟

(۱) کیا آپ اخلاقاً ان ملازمین کے لئے بھی یہی حق تسلیم کرتے ہیں جو آپ کی جماعت کے مخالف اور دوسری جماعتوں سے دلچسپی رکھنے والے ہوں؟

(۲) کیا آپ کے اسلامی نظام کے اندر بھی ہر ملازم کو یہ حق ہوگا کہ وہ انتخابات میں جس کی حمایت و مخالفت

میں بھی اپنا اثر استعمال کرنا چاہیے، کرے؟

جواب:۔ جماعت اسلامی کے اصول تو بہر حال آپ کے نزدیک بھی حق ہیں، لہٰذا کوئی پیچیدگی ان کی وجہ سے رونما نہیں ہوتی۔ اصل مشکل جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک ایسے عبوری دور میں سے گزر رہے ہیں، جس میں ہماری ریاست اصولاً تو اسلامی بن چکی ہے، لیکن عملاً اس کا سارا نظام ابھی تعمیر نو کا محتاج پڑا ہے۔ فی الواقع یہ ایک انتہائی الجھی ہوئی صورتِ حالات ہے کہ ریاست تو اصولاً اسلامی ہے، نظام حکومت سارا پرانے غیر اسلامی نقشے پر کام کر رہا ہے، اربابِ قیادت اور حکام مجموعی حیثیت سے اسلام سے ذہناً نابلد اور عملاً کوسوں دور ہیں۔ ان حالات میں ریاست، حکومت اور قیادت میں سے ہر ایک کے حقوق جداگانہ ہیں اور ان سارے حقوق کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر ادا کرنے کے لئے جو جماعت اپنی اخلاقی ذمہ داری کو سمجھتی ہو، اسے اپنی پالیسی بنانے اور اسے نافذ کرنے میں لازماً پیچیدگیاں پیش آتی ہیں۔ بہر حال آپ کے اس سوال کے جواب کی وضاحت کے لئے چند سطری جواب حوالہ قلم کیا جا رہا ہے، خدا کرے کہ یہ سطور آپ کے لئے موجبِ اطمینان ہوسکیں۔

اولاً آپ یہ سمجھ لیجئے کہ اسلامی سیاست اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اسلام کے عقیدہ، نصب العین کی طرف عوام کو دعوت دی جائے، اسلامی اصولوں پر ان کو منظم کیا جائے، ان کے اخلاق کی صحیح تعمیر کی جائے اور ان کو اسلامی نظام کے قیام و نفاذ میں حصہ لینے کے قابل بنایا جائے ۔۔۔ دوسری طرف اسلام کے نصب العین سے ہٹانے والے محرکات کے اثر سے ان کو بچایا جائے، اور غیر اسلامی اخلاق سے ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو پاک کیا جائے! یہ ہے اسلام کی پاکیزہ سیاست۔ اسی کو دینی اصطلاح میں "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کہتے ہیں، اور یہ ہر فرد مسلم کا بھی اور ہر جماعت مسلمین کا بھی اور ہر حکومتِ اسلام کا بھی بنیادی فریضہ ہے۔ اس سے نہ عوام مستثنیٰ ہیں، نہ حکام! بس صرف اس سیاست کے لئے جماعت اسلامی ہر مسلمان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو پورے جذبے کے ساتھ استعمال کرے، چنانچہ اس کا یہ مطالبہ ملازمین سے بھی ویسا ہی ہے جیسا کسی عامی مسلمان سے ہے، بلکہ ملازمین سے خاص طور پر، کیونکہ شرعاً وہ پوری مملکت کے شہریوں کی تعلیم و تعلیم کے ذمہ دار ہیں۔ جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافتِ راشدہ

کے از زمین پر و منبر آ ہوئے فرمایا تھا :-

اللھم انی اشھدک علی
امراء الامصار فانی بعثتھم
یعلمون الناس دینھم
وسنة نبیھم ویقسمون
فیئھم ویعدلون علیھم
(ازالۃ الخفاء)

اے اللہ میں تجھی کو مختلف علاقوں
کے حکام پر گواہ بناتا ہوں جنہیں میں نے
ان کو اسلیئے مقرر کیا ہے کہ وہ لوگوں کو
ان کے دین کی اور ان کے نبی صلعم کی سنت
کی تعلیم دیں اور ان میں اُن کے وظائف تقسیم
کریں اور اُنکے معاملات میں انصاف کریں!

اور :-

الا و اللہ انی ما ارسل عمالی
الیکم لیضربوا ابشارکم ولا
لیأخذوا اموالکم ولکن
ارسل الیکم لیعلموکم دینکم
وسنتکم

سُن لو! خدا کی قسم میں نے اپنے حکام
کو تمہارے پاس اسلئے نہیں بھیجا ہے
کہ وہ تم کو کوڑے لگائیں اور نہ اس لیئے
کہ وہ تمہارے مال چھینیں، بلکہ اس لیئے
بھیجا ہے کہ وہ تم کو تمہارے دین اور تمہاری
سنت کی تعلیم دیں۔

اب آپ انتخابات کے مسئلے پر غور کیجئے۔ اگر شرعاً "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی ذمہ داری کے تحت ہر مسلمان سے بڑھ کر ملازمین حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ زندگی کے ہر معاملے کے بارے میں عوام کو اسلام کی تعلیم دیں اور رہنمائی بہم پہنچائیں تو یقیناً انتخابات کے متعلق اسلام کی رہنمائی کو عوام تک پہنچانا عام شہریوں سے بڑھ کر ملازمین کا فریضہ ہے۔ وزرا سے لے کر کلرکوں اور مدرسین اور پولیس کنسٹیبلوں کی دینی ڈیوٹی ہے کہ وہ انتخابات کے اسلامی اصولوں کو پھیلائیں اور ووٹ کی مقدس امانت کا صحیح مصرف ایک ایک مرد و عورت کو بتائیں اور ان کو غیر اسلامی عادات سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

رہا ترغیب Canvassing کا معاملہ، سو جس معنی میں یہ لفظ رائج ہے اس معنی میں اسلام اس کا سخت

مخالف ہے اور کسی ملازم کو تو کجا کسی شہری کو بھی اسکی اجازت نہیں دیتا کہ وہ ووٹوں کی منڈی میں بیوپار کرنیوالوں کا واسطہ (Agent) یا لوگوں کو غلط فہمیوں میں ڈالے، یا جوڑ توڑ کی مہم میں حصہ لے یا جھوٹے اور فاسقانہ پروپگنڈے میں شریک ہو یا اغراض کی دھڑے بندیوں سے کوئی تعلق رکھے! اسلام میں کنویسنگ جائز نہیں، صرف تعارف جائز ہے!

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کیا ایک ملازم حکومت کو بھی "تعارف" کرانے کا حق حاصل ہے؟ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔

اسلام کا ایک اصل الاصول یہ ہے کہ مشورہ و استصواب ہو یا انتخاب یا شہادت، ان میں سے کسی بھی صورت میں ایک فردِ مسلم کی آزادی رائے کو سلب کرنا یا دبانا یا کمزور کرنا جائز نہیں ہے۔ حکومت کا وجود اس آزادی رائے کی حفاظت کرنے کے لئے ہے، نہ کہ اسے کمزور کرنے کے لئے! اس اصول کی روشنی میں یہ بات کسی طرح جائز نہیں قرار پاتی کہ اکابرِ حکومت یا ملازمینِ حکومت اپنے اثر و رسوخ کو کسی شخص یا گروہ کی حمایت یا مخالفت کے لئے استعمال کریں۔

دورِ نبوت اور خلافتِ راشدہ میں کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ ملازمینِ حکومت نے انتخابات میں اپنی آرا کو عوام میں واضح کرکے ان پر اثر ڈالنے کی کوشش کی ہو، بلکہ بخلاف اس کے ایسی نظیریں ملتی ہیں کہ مشورہ و استصواب میں آزادی رائے کو بچانے کے لئے خاص اہتمام کئے گئے ہیں۔ مثلاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے جو کمیٹی نئے امیر کے انتخاب کے لئے مقرر کی تھی، اُس میں اپنے بیٹے کو اس شرط پر شامل کیا تھا کہ کمیٹی ان کو منصب امارت کسی حال میں نہ دے گی۔ یہ اہتمام صرف اسی لئے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کمیٹی کے ممبروں کی آزادی رائے حضرت عمرؓ کے فرزند سے متاثر ہو جائے اور وہ ان کو صرف خلیفۂ دوم کا فرزند ہونے کی وجہ سے منتخب کرلیں۔

یہ بات ظاہر ہے کہ ہر ملازم حکومت اپنے اپنے درجے کے لحاظ سے ایک خاص حد تک اثر رکھتا ہے اور اگر وہ اس اثر کو انتخابات میں استعمال کرے تو بہت سے شہریوں کی آزادی رائے کو سلب یا کمزور کرسکتا ہے ـــــ یہاں تک کہ ایک عہدہ دار یا ملازم کا یہ تک کہنا کہ میں فلاں کا ووٹ دوں گا،